مولانا عبید اللہ دیوبندی قندہاری کی علمی خدمات کا ایک جائزہ

An Analysis of the Scholistic Services of Maulana Ubaidullah Deobandi Qandahari

مفتی دولت خان[i] پروفیسر ڈاکٹر عبد العلی اچکزئی[ii]

Abstract

Almighty Allah has created this universe and for guidance of people he has sent messengers. The Holy Prophet Muhammad (PBUH) was the last messenger of Allah and was known as Khatim-ul-Nabiyyeen. The Holy Prophet (PBUH) was for guidance of whole humankind. After his demise this duty was given to scholars. Scholars are very honest and efficient in their duty.

Among all these scholars Moulana Ubaidullah Qandhari is one of the most prominent teacher figures. He was a great teacher. Thousands of scholars are his pupils who teach in both countries Pakistan and Afghanistan. Meanwhile he has written many famous Islamic books. One of them is the explanation of Fiqah-e-Hanfi's book Qoduri in two massive volumes. Noor-ul-Izah has three volumes, Kanz-ul-Daqaiq has two and Shuro-ti-Ssalat has only one volume.

Above mentioned explanations are in his own mother tongue Pashto. He has used very easy Pashto to make it lucrative for common readers. He has worked according to the need of time and has focused the latest issues. That is reason why I thought to work on this topic and forward his services.

Key Words: *Scholistic Services, Maulana Ubaidullah Qandahari, Pashto*

مولانا عبید اللہ دیوبندی قندہاری کا نام عبید اللہ، لقب ایوبی اور کنیت ابوالفضل ہے۔ پورا نام ابوالفضل محمد عبید اللہ الایوبی القندہاری ہے۔ سنی العقیدہ مذہباً حنفی اور نسباً سلیمان خیل ہے[1]۔

نسب اور شجرہ

مولوی عبید اللہ ایوبی ولد ملا محمد ایوب ولد ملا شمس الدین ولد ملا محمد کریم ولد ملا محمد ولد ملا اللہ داد[2]۔ آپ کے شجرہ نسب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا تعلق ایک علمی گھرانے سے تھا۔ آپ کے آباؤاجداد اپنے زمانے کے بلند پایہ علماء رہے ہیں۔ آپ کے والد ملا محمد ایوب ایک متقی عالم اور تصوف میں طریقہ نقشبندیہ کے مجاز تھے۔

پیدائش اور وطن اصلی

آپ ۱۳۳۴ھ ذی القعدۃ کے مہینے میں بروز جمعرات بوقت ظہر افغانستان کے صوبہ قندہار میں پیدا ہوئے۔ آپ کا وطن اصلی افغانستان کا مشہور شہر قندہار ہے، اسی بناء پر آپ اپنے نام کے ساتھ قندہاری لکھا کرتے

---

i ایم فل ریسرچ سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ

ii پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ

تھے[3]۔آپ کے اکلوتے بھائی کا نام فیض محمد تھا، جو بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے۔اس طرح آپ اپنے ماں باپ کے اکلوتے اولاد رہ چکے تھے[4]۔آپ کے اولاد کی تعداد چھ ہے۔ تین بڑے بیٹے تقریبا دینی علوم سے فارغ ہو چکے ہیں اور باقی ماندہ تین بیٹے بھی کافی حد تک دینی علوم حاصل کر چکے ہیں۔ بعض اقتصادی اور معاشی وجوہات کی بنا پر مزید پڑھنے کے لئے وقت نہ دے سکے۔تاہم معاشی لحاظ سے انہوں نے ہر وقت آپ کے لئے دست راست کا کردار ادا کیا۔

ابتدائی تعلیم

آپ کے والد آپ کی تعلیم کے بارے میں بہت ہی حریص تھے لہٰذا بچپن ہی سے آپ کو لکھنے پڑھنے پر لگایا گیا[5]۔

ہندوستان کی طرف علمی سفر

آپ نے ابتدائی فقہی، صرفی اور نحوی کتابیں اپنے والد سے پڑھیں۔ بعد ازاں علمی تشنگی پورا کرنے کے لئے علمی سفر کا باقاعدہ آغاز کیا۔آپ کا پہلا علمی سفر ہندوستان کی طرف تھا۔اس وقت ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت تھی۔آپ نے افغانستان سے آکر صوبہ بلوچستان کے علاقہ پشین میں علم حاصل کرنے کے لئے مولوی تیمور شاہ صاحب مرحوم کے ساتھ سکونت اختیار کی۔ مولوی تیمور شاہ صاحب اس وقت کے جید عالم اور متقی استاد تھے۔جن سے علم العقائد اور علم الحکمۃ کی بعض کتابیں پڑھیں۔یہاں آپ نے اپنے استاد کے ساتھ تقریبا دو سال کا عرصہ گزارا۔

اجمیر شریف کی طرف علمی سفر

بعد میں اپنے استاد کے مشورے پر آپ علمی سفر کی غرض سے اجمیر شریف روانہ ہوئے۔اجمیر شریف میں ایک مدرسہ تھا جس کا نام "المدرسة الحنفية الصوفية" تھا۔اس مدرسہ کا بانی اور مہتمم بھی اتفاقا ایک افغانی قندہاری ہی تھے، جو مولوی عبد اللہ قندہاری کے نام سے مشہور تھے۔ بڑے بلند پایہ جید عالم دین تھے۔اس وقت افغانستان اور ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے طلباء علم حاصل کرنے کے لئے تشریف لاتے اور آپ سے علم حاصل کر لیتے تھے۔ مولوی عبد اللہ صاحب بہت مہربان اور مشفق عالم دین اور محنتی استاد تھے[6]۔

مولانا عبید اللہ صاحب نے اسی مدرسہ میں داخلہ لیا اور سکونت اختیار کی۔ بڑی محنت اور شوق سے سبق پڑھنا شروع کیا اور بہت جلد مدرسہ ہذا میں نام حاصل کیا۔آپ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ صاحب مجھ پر خصوصی شفقت فرماتے ۔یہاں پر آپ نے علم ریاضی، علم الادب اور علم منطق کی بعض کتابیں پڑھیں۔خاص طور پر شرح المطالع اور متقدمین حکماء کی بعض کتابیں پڑھیں۔آپ فرماتے ہیں کہ اجمیر شریف میں اپنے استاد کی برکت سے مجھے صرف تین سال میں بہت نفع ہوا اور مجھے بڑی منزلت حاصل ہوئی۔اس دوران آپ نے تفسیر، ریاضی، ادب اور منطق کی کتب بھی پڑھیں ۔اپنے اسباق کے ساتھ ساتھ دوسرے طلباء کو بھی پڑھاتے تھے، جس سے آپ کے بہت سے شاگرد بن گئے۔

تقسیم ہند اور پاکستان کی طرف ہجرت

چند سال بعد یعنی ۱۹۴۷ء کو جب ہندوستان کی تقسیم ہوئی۔ایک طرف انڈیا اور دوسری طرف پاکستان دو آزاد ممالک دنیا کے نقشہ پر معرض وجود میں آئے۔اس وقت یہاں پر مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان ایک بہت بڑا فتنہ پیدا ہوا۔ہندوؤں نے کھلم کھلا بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام شروع کیا۔بڑی تعداد میں مسلمانوں کو شہید کر دیا۔اجمیر شریف میں مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔یہاں بھی دوسرے علاقوں کی طرح مسلمانوں کا قتل عام شروع ہوا۔ہزاروں مسلمانوں کا خون بہایا گیا اور انہیں شہید کر دیا گیا،اور ہزاروں مسلمانوں کو بے گھر کیا گیا[7]۔

آپ کے استاد نے یہ حالات دیکھ کر پاکستان کی طرف ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔اس طرح انہوں نے اجمیر شریف کو چھوڑ کر پاکستان کی طرف ہجرت کر گئے۔یہی وجہ تھی کہ استاد محترم کے ساتھ آپ کے کچھ طلباء بھی پاکستان کے لئے روانہ ہوئے۔پاکستان میں بلوچستان اور پھر کوئٹہ شہر پہنچ گئے۔کوئٹہ میں کاسی روڈ کے قریب شالدرہ میں ایک مدرسہ تھا،جس کا نام "مدرسہ اسلامیہ مظہر العلوم" تھا۔مذکورہ مدرسہ آپ کے استاد مولوی عبداللہ قندہاری کے ایک شاگرد مولانا عبدالغفور صاحب نے بنایا تھا جو ابھی تک قائم ہے۔یہاں آکر آپ نے پڑھانا شروع کیا[8]۔

آخری علمی سفر اور فراغت

مولانا عبید اللہ دیوبندی نے اس مدرسہ میں بہت کم عرصہ گزارا۔آپ نے بعد میں اپنے استاد مولوی عبداللہ صاحب سے اجازت لے لی اور مزید علم حاصل کرنے کے لئے لاہور روانہ ہوئے۔لاہور شہر کے علاقہ اچھرہ میں ایک مدرسہ "مدرسہ فتحیہ" کے نام سے مشہور تھا۔معمر شیخ الحدیث والتفسیر وسائر العلوم العقلیہ والنقلیہ مولانا مہر اللہ صاحب اس مدرسہ کے بڑے استاد تھے۔آپ نے اسی مدرسہ میں داخلہ لیا تا کہ اس جامع عالم کے علوم،فیوض اور برکات سے مستفید ہو جائے۔یہاں پر آپ نے احادیث کی تمام جبکہ علم الفقہ کی بعض کتابیں اور بعض دیگر باقی ماندہ کتابیں اس عظیم اور معمر استاد سے پڑھیں۔یہاں پر آپ نے تقریباً دو سال کا عرصہ گزارا۔بالآخر تمام درسی کتب سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے فراغت ہوئی۔اس محترم،معمر اور مشفق استاد کی طرف سے تحصیل اور فراغت کا شہادت نامہ دیا گیا۔فراغت کے وقت آپ کی عمر صرف پچیس (۲۵) سال تھی[9]۔

اساتذہ آپ کے مشہور اساتذہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) مولوی محمد ایوب (۲) مولوی تیمور شاہ (۳) مولوی عبداللہ قندہاری (۴) مولوی مہر اللہ

درس وتدریس

آپ نے جب اپنے استاد محترم سے فراغت کی سند حاصل کی،تو اسی وقت مولانا مہر اللہ صاحب نے اپنے مدرسہ (اچھرہ میں) استاد مقرر کرنے کے ساتھ ساتھ مدرس ثانی کا رتبہ بھی بخشا، جبکہ خود استاد مدرس اول کی حیثیت سے فرائض

انجام دیتے تھے۔آپ نے اس مدرسہ میں درس دیتے ہوئے ایک سال کا عرصہ گزارا۔آپ نے مدرس ثانی کے طور پر طلباء کو مختلف علمی اسباق نہایت محنت وشوق سے پڑھائے[10]۔

مولانا عبید اللہ دیوبندی قندہاری کے شاگرد

آپ نے تدریس میں اپنی عمر کے (۷۵) سال گزارے۔آپ کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہیں، جن میں بہت سے فارغ التحصیل بھی ہیں۔آپ نے اپنے کئی شاگردوں کی تعلیم وتربیت کی، جو آج تک افغانستان اور پاکستان کے مختلف علاقوں میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

تصوف اور طریقت

مولانا عبید اللہ صاحب طریقہ نقشبندیہ کے پیر کامل تھے۔آپ کے مریدوں کی تعداد بے شمار ہے۔دور دراز علاقوں سے لوگ آپ کے ہاں آتے اور آپ سے تصوف وطریقت کا درس لیا کرتے تھے۔آپ تصوف میں پیر کامل اور عظیم مرشد عبد الغنی جان بابک آغا مرحوم کے مرید اور خلیفہ تھے۔اللہ تعالی کے فضل وکرم سے آپ نے تصوف کے میدان میں بہت بڑے مراحل قلیل مدت میں طے کئے۔آپ چونکہ اپنے وقت کے جید، مشہور اور بڑے علماء کرام ومدرسین عظام میں سے تھے، تصوف کے میدان میں ابھی تک داخل نہیں ہوئے تھے کہ بہت سے مخلص اور مشفق علماء کرام نے تصوف کے ساتھ جڑنے کا مشورہ دیا۔وہ علماء بھی پیر کامل عبد الغنی جان بابک آغا مرحوم کے مرید تھے۔تکرارا مولانا عبید اللہ صاحب سے درخواست کرتے کہ وہ تصوف کے میدان میں آکر باطنی علوم حاصل کریں۔آپ نے استخارہ کیا، جب انہیں یہ مشورہ حق اور سچ معلوم ہوا تو آپ حضرت عبد الغنی جان بابک آغا مرحوم کے ہاں آئے اور ان کے مبارک ہاتھوں پر بیعت کی۔تصوف کے اس میدان میں بھی ایوبی صاحب نے بڑی محنت اور کاوش جاری رکھی۔ترقی کے منازل طے کرتے رہے، اور بہت کم عرصہ میں اپنے خلیفہ بابک آغا مرحوم کی طرف سے خلیفہ مقرر ہوئے۔یہاں پر ان کا شمار خلیفہ بابک آغا کے مقرب خلفاء میں ہوا[11]۔

وفات مولانا عبید اللہ قندہاری ۲۱ جولائی ۲۰۱۶ء کو وفات پاگئے، اور اپنے آبائی شہر قندہار کے علاقہ آئینومینہ کے قبرستان شہداء میں سپرد خاک کئے گئے۔

مولانا عبید اللہ دیوبندی قندہاری کی تصانیف، آثار اور تالیفات

آپ کا شمار اپنے وقت کے ایسے علماء میں ہوتا ہے جو ہر فن میں ماہر ہوا کرتے تھے۔اپنی اس صلاحیت کی بدولت آپ نے دینی علوم کی کئی کتابوں پر شروحات، تراجم اور حواشی لکھی ہیں۔آپ نے تقریبا اکثر دینی درسی کتابوں پر حواشی لکھی ہیں، بہت سی دینی کتابوں کا پشتو میں ترجمہ کیا ہے اور اپنے لکھے ہوئے آثار بھی رکھتے تھے۔آپ نے پشتو زبان میں قرآن پاک

کا ایک ضخیم اٹھارہ جلدوں پر مشتمل تفسیر بھی لکھی ہے۔ آپ کے تحریر کردہ حواشی، تالیفات اور تراجم کے نام حسب ذیل ہیں

حواشی

(۱)التفسیر للبیضاوی (۲)الھدایہ مع الدرایہ (۳)شرح العقائد النسفیہ (۴)مختصر الشافی

(۵)بالشمہ (۶)ہدایۃ النحو (۷)بخادمۃ الکافیۃ (۸)شرح ملا جامی (۹)مجموعہ عبد الغفور (۱۰)تلخیص

(۱۱)المطول (۱۲)السراجی فی المیراث (۱۳)اصول الشاشی مع حاشیہ احسن الحواشی (۱۴)التوضیح والتلویح

(۱۵)مسلم الثبوت (۱۶)خلاصۃ الحساب (۱۷)تحریر اقلیدس (۱۸)ہدایہ الحکمہ (۱۹)المیبذی

(۲۰)صدرا (۲۱)میر زاہد (۲۲)ایساغوجی (۲۳)میر ایساغوجی (۲۴) بدیع المیزان

(۲۵)القطبی (۲۶)کندیا (۲۷)میر زاہد القطبی (۲۸)جلال (۲۹)حمد اللہ شرح سلم

(۳۰)القاضی فی المنطق (۳۱)سلم العلوم (۳۲) التصریح علی التوضیح (۳۳)شرح التصریح علی التوضیح

(۳۴)شرح قوشجیہ (۳۵)بست باب (۳۶)مراح الارواح (۳۷)شافیہ

أ- تالیفات آپ کے اپنے لکھے گئے آثار مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) تفسیر ایوبی حنفی (۱۸ ضخیم جلدوں کے ساتھ) (۲) البیانات الصادقہ فی رد الوہابیہ (۳) جامع البرکات (رسالہ جامعہ للادعیہ الماثورہ) (۴) کشف الغطاء عن عصمۃ الانبیاء (۵) شہادۃ الحسین (۶) مواعظ ایوبی (۲ جلدوں کے ساتھ) (۷) سیف القندھاری علی عنق السلفی (۸) مجربات ایوبی مع وظائف ایوبی (۹) البلاغ المبین فی بیان منہیات الدین

ب- شروحات و تراجم

(۱)شروط الصلوٰۃ (۲)قدوری (۲ جلدوں کے ساتھ) (۳) کنز الدقائق (۲ جلدوں کے ساتھ)

(۴) نور الایضاح (۳ جلدوں کے ساتھ) (۵) ابو المنتہی (۶) نور ظلم[12]

فقہی خدمات

مولانا عبید اللہ دیوبندی قندہاری اپنے وقت کے مایہ ناز عالم دین تھے۔ علوم اسلامیہ خصوصا فقہ حنفی پر انتہائی دسترس حاصل تھی، فقہ حنفی میں خصوصی استعداد کے حامل شخصیت تھے۔ اس سلسلے میں انہوں نے فقہ حنفی کے مختلف کتب پر حواشی، تراجم و شروحات تحریر کئے، جو ان کے علمی مقام کو بطریق احسن واضح کرتا ہے۔ آپ نے فقہ حنفی میں شروط الصلوٰۃ، مختصر القدوری، کنز الدقائق اور نور الایضاح کے پشتو زبان میں ضخیم شروحات لکھیں ہیں، جو بازار میں بآسانی دستیاب ہیں۔ ان کے علاوہ بعض کتابوں پر حواشی بھی لکھی ہیں۔ آپ نے نہایت ہی آسان انداز میں عربی عبارات کے تراجم کئے ہیں۔ فقہ حنفی کی معتمد کتابوں سے چیدہ چیدہ مسائل بھی ذکر کئے ہیں۔ آپ کی پشتو میں ترجمہ اور تشریح شدہ فقہی کتابیں حسب ذیل ہیں:

1. شرح شروط الصلوٰۃ (ایک جلد)

شروط الصلوٰۃ جو کہ فقہ کی عبادات سے متعلق مختصر مگر جامع کتاب ہے، جو بچوں کو ناظرہ کے فورا بعد پڑھایا جاتا ہے۔ مولانا صاحب نے اس کی پشتو زبان میں آسان شرح لکھی ہے۔ آپ نے عربی عبارات پر واضح اعراب لگائے ہیں۔ آپ نے نماز کی مختلف اصطلاحات کی تعریفیں بھی لکھی ہیں۔ جیسا کہ فرض، واجب، سنت، مستحب، حرام، مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہی وغیرہ۔ عبارت کی مطابقت کو مد نظر رکھتے ہوئے مسئلہ کے عنوان سے متعلقہ مسئلہ پر تحقیق پیش کی ہے۔ ہر باب کے آخر میں تحفیظ الصلوٰۃ کے نام سے ایک علیحدہ بچوں کے لئے مشق کے طور پر اضافہ کیا ہے، اور اس کے ذیل میں ہدایات کے نام سے اساتذہ کے لئے سبق پڑھانے اور سکھانے کے لئے ہدایات لکھی ہیں۔ آپ کے طریقہ تصنیف کے مطابق پڑھانے سے یقینی طور پر کامیابی نظر آتی ہے۔ یہاں بطور نمونہ ایک مسئلہ کے متعلق مولانا صاحب کا تحریر کردہ مسئلہ پیش کرتے ہیں۔ منکر حدیث کے متعلق مولانا صاحب لکھتے ہیں:

> "اگر کوئی شخص مطلقا کسی بھی حدیث کو نہیں مانتا اور ان سے انکار کرتا ہے، تو وہ اس آیت کی صریح خلاف ورزی اور انکار کرتا ہے: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا" جس عمل کے کرنے کا رسول حکم دے اسے اختیار کریں اور جس کام سے منع کریں اس سے باز رہیں، اور اس آیت سے بھی منکر ہے: أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُو الرَّسُولَ[13]

اطاعت رسول کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

> "مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں انکی بھی۔ اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل بھی اچھا ہے[14]"

2. شرح مختصر القدوری (۲ جلدوں کے ساتھ)

یہ کتاب تقریبا ایک ہزار سال پہلے لکھی گئی ہے۔ فقہ حنفی میں متون کی حیثیت رکھتی ہے۔ مذکورہ کتاب ۶۲ ابواب پر مشتمل ہے، جس میں بارہ ہزار مسائل کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی عبارات نہایت سلیس عربی میں مختصر جملوں کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں، جو کہ عام لوگوں کے لئے پڑھنے میں بہت آسان ہے۔ مختصر القدوری ایک ایسی کتاب ہے جو کہ مدارس میں کئی سو سال سے فقہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ وفاق المدارس کے نصاب میں درجہ ثانیہ میں پڑھایا جاتا ہے[15]۔

آپ نے مختصر القدوری کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا حصہ کتاب الطہارت سے شروع ہو کر کتاب الایمان پر ختم ہوتا ہے، جس میں طہارت، صلوۃ، تیمم، حیض، انجاس، استنجاء، الصلوٰۃ، الجماعۃ، سجود السہو، اذان، زکوۃ، الصوم، اعتکاف اور حج کے ابواب شامل ہیں۔ دوسرا حصہ کتاب الجنایات سے شروع ہوتا ہے اور کتاب الایمان پر ختم ہوتا ہے، جن میں دیات، قسامۃ، معاقل، حدود، السرقہ وقطاع الطریق، الاشربۃ، الصید والذبائح اور الاضحیہ کے ابواب شامل ہیں۔

مقدمہ میں آپ نے شرح تحریر کرنے کی وجوہات، پھر بسم اللہ کے متعلق بعض ضروری اور دلچسپ معلومات بھی تحریر کی ہیں۔ عربی عبارات کو پشتو عبارات سے خط کشیدہ کرنے میں واضح کیے ہیں۔ اکثر مقامات پر سوال وجواب کے عنوان سے مسائل کو حل کیا ہے، اسی طرح جگہ جگہ پر فائدہ کے عنوان سے مفید معلومات جمع کیے ہیں۔ عربی عبارات کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ ہر لفظ کا معنی آسانی سے سمجھ میں آتا ہے۔ عبارات میں جو آسماء استعمال ہوئے ہیں، ان کی وضاحت ،تذکیر وتانیث، واحد وجمع اور ان کا فرق بیان فرمایا ہے۔ آپ نے بہت سے مشکل اور جدید مسائل انتہائی آسان انداز میں تحریر کیے ہیں۔ شرح تحریر کرنے میں اکثر عبارات جوہرۃ النیرۃ اور ہدایہ سے اخذ کیے ہیں، ان کے علاوہ فقہ کی دیگر معتمد کتابوں سے بھی استفادہ کیا ہے، جیسا کہ ردالمحتار، حاشیہ لطحاوی، قاضی خان، مراقی الفلاح، مبسوط اور فتاویٰ ہندیہ وغیرہ۔[16]

شرعی حد کے متعلق مولانا صاحب پشتو شرح قدوری میں یوں رقمطراز ہیں:

"شریعت کی اصطلاح میں حد سے مراد وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے معین ہے۔ تعزیر کو اس لئے حد نہیں کہتے ہیں کہ اس کی مقدار معین نہیں ہے[17]۔"

حدود اور حقوق کا فرق

حدود اور حقوق دو علیحدہ علیحدہ مطالبے ہیں اور دونوں کے احکام مختلف ہیں، حدود میں مداخلت کا کوئی حق نہیں رکھتا، وہ اللہ اور بندے کا معاملہ ہے اور حقوق میں صاحب حق اور حکومت کے اختیارات کافی وسیع ہیں۔[18]

امام سرخسیؒ فرماتے ہیں:

"شریعت میں حد سے مراد ایسی متعین سزا ہے جو حقوق اللہ کے طور پر واجب ہوا ہے، اسی وجہ سے اسے تعزیر نہیں کہتے، کیونکہ یہ تعزیز متعین نہیں ہے، نہ قصاص مراد ہے، کیونکہ یہ بندوں کا حق ہے[19]۔"

صاحب تبیین الحقائق فرماتے ہیں:

"شریعت میں حد سے مراد ایسی متعین سزا ہے جو حقوق اللہ کے طور پر واجب ہوا ہے، اسی وجہ سے اسے تعزیر نہیں کہتے، کیونکہ یہ تعزیز متعین نہیں ہے، نہ قصاص مراد ہے، کیونکہ یہ بندوں کا حق ہے، اس کا اصلی حکم لوگوں کو ضرر سے سے باز رکھنا ہے اور دار اسلام کو فساد سے محفوظ رکھنا ہے[20]۔"

3. شرح کنزالدقائق (۲ جلدوں کے ساتھ)

کنزالدقائق ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی کی مایہ ناز فقہی کتاب ہے۔ قدیم زمانے سے علماء کرام مسائل کے حوالے سے پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔ مولانا صاحب نے کنزالدقائق کی یکجا دو جلدوں پر مشتمل ضخیم پشتو شرح لکھی ہے۔ پہلی جلد کنزالدقائق کے بسم اللہ سے شروع ہوتا ہے اور باب ادراک الفریضۃ پر ختم ہوتا ہے، جن میں کتاب الطہارت، تیمم، مسح علی الخفین، الحیض، الانجاس، الصلوۃ، اذان، شروط الصلوٰۃ، الوتر، النوافل اور التراویح شامل ہیں۔ دوسرا جلد باب القضاء

الفوائت سے شروع ہوتا ہے اور باب الھدی پر ختم ہوتا ہے، جس میں سجود السہو، صلوۃ المریض، سجود التلاوۃ، الجمعۃ، العیدین، الکسوف، الخسوف،
الاستسقاء، صلوۃ الخوف، الجنائز، الشہید، الزکوۃ، العاشر، الرکاز، العشر، المصرف، صدقۃ الفطر، الصوم، الاعتکاف، الحجاور الجنایت شامل ہیں.

عربی عبارات پر واضح اعراب لگایا ہے۔ آسان ترجمہ کے ساتھ ساتھ مدلل تشریحات شامل کیے ہیں، جن کے پڑھنے سے قاری کی علمی تشنگی دور ہو جاتی ہے۔ عربی عبارات کی وضاحت کے لئے پہلے قال الشیخ کے الفاظ کا اضافہ کرتے ہیں۔ فائدۃ السنیۃ کے عنوان سے مسئلہ کے ذیل میں طویل علمی تحقیق پیش کرتے ہیں۔ اکثر مقامات پر فائدہ، مسئلہ اور سوال وجواب عنوان کے تحت مسائل بیان کرتے ہیں۔ آپ نے اکثر عبارات بحر الرائق اور تبیین الحقائق سے اخذ کیے ہیں، ان کے علاوہ فقہ کی دیگر معتمد کتابوں سے بھی استفادہ کیا ہے، جیسا کہ ردالمحتار، حاشیہ لطحطاوی، مراقی الفلاح، مبسوط، جوہرۃ النیرۃ، ہدایہ اور قاضی خان وغیرہ۔ بطور نمونہ ایک مسئلہ کے متعلق مولانا صاحب کا تحریر کردہ مسئلہ پیش کرتے ہیں۔ سفر کے دوران تابع اور متبوع کی نماز کے حکم کے متعلق آپ لکھتے ہیں:

> "مزدور اس شخص کا تابع ہے جس کی وہ مزدوری کرتا ہے، اور شاگرد اپنے استاد کا تابع ہوتا ہے، اور قیدی اس شخص کا تابع ہے جس نے اسے قید کیا ہے[21]۔"" قاعدہ یہ ہے کہ جس کی اقامت اپنی اختیار میں ہے وہ اپنی نیت سے مقیم ہو جاتا ہے اور جس کی اقامت اپنے اختیار میں نہیں وہ اپنی نیت سے مقیم نہیں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ سفر کے دوران عورت کا شوہر کے ساتھ، غلام اپنے آقا کے ساتھ، شاگرد اپنے استاد کے ساتھ، مزدور اپنے مالک کے ساتھ، فوجی اپنے امیر کے ساتھ، ظاہر الروایت کے مطابق یہ لوگ اپنی نیت سے مقیم نہیں ہوتے[22]۔"

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ شرط مطلق ہے، تابع کے لئے اس وقت تک قصر جائز نہیں ہے جبتک متبوع نے سفر کی نیت نہیں کی ہو۔ صحیح قول کے مطابق جب تک متبوع کی نیت اقامت معلوم نہ ہو تو تابع پر اتمام نماز بھی لازم نہیں ہے۔ اگر معلوم ہونے سے پہلے تابع نے متبوع کی نماز کے برعکس نماز پڑھی تو صحیح قول کے مطابق نماز صحیح ہوگئی[23]۔

4. پشتو شرح نور الایضاح (۳ جلدوں کے ساتھ)

حسن بن عمار الشرنبلالی الحنفی کی کتاب نور الایضاح کتب فقہ میں اہم مقام رکھتا ہے۔ اس کی عبارات قدوری کی بنسبت مغلق ہیں۔ نور الایضاح بھی مدارس کے نصاب میں شامل ہے، اور فقہی مسائل سے آگاہی پیدا کرنے کے لئے پڑھایا جاتا ہے۔

مولانا صاحب نے پشتو شرح نور الایضاح تین علیحدہ علیحدہ ضخیم جلدوں میں لکھی ہے۔ پہلا جلد کتاب الطہارت سے شروع ہوتا ہے اور باب شروط الصلوٰۃ پر ختم ہوتا ہے، جن میں ابار، استنجاء، انجاس، وضوء، غسل، تیمم، صلوۃ اور اذان شامل

ہیں۔ دوسرا جلد فصل فی واجب الصلوٰۃ سے شروع ہوتا ہے اور تیسرا جلد باب سجود التلاوۃ سے شروع ہوتا ہے اور فصل فی زیارۃ النبی پر ختم ہوتا ہے، جن میں سجدہ شکر، الجمعۃ، العیدین، مسواک، صلوۃ الکسوف والخسوف، الاستسقاء، الجنائز، زیارۃ القبور، احکام شہید، الصوم، الاعتکاف، الزکوۃ، صدقۃ الفطر، الحج، جنایات اور الھدی شامل ہیں۔ ہر جلد میں ترجمہ کے ساتھ ساتھ مختلف اور جدید مسائل کو حل کیا ہے۔ سلیس پشتو ترجمہ کے ساتھ ساتھ مسائل کی دلنشین تشریحات سے بھی شرح کو تزئین بخشی ہے۔ نورالایضاح کی عربی عبارات پر واضح اعراب لگائے ہیں۔ جگہ جگہ فائدہ، شاہانہ فائدہ، مسئلہ، شکایت، تفریع، خبردار، سوال وجواب اور فتویٰ الفاظ کے استعمال کی صورت میں مسائل ذہن نشین کرنے کی نشاندہی کی ہے۔ بہت ہی عام فہم پشتو زبان میں لکھا ہے کہ اس سے ہر خاص وعام استفادہ کر سکتا ہے۔ یہاں بطور نمونہ ایک مسئلہ کے متعلق مولانا صاحب کا تحریر کردہ مسئلہ پیش کرتے ہیں۔ آپ اذان ثانی کا تاریخی پس منظر یوں بیان کرتے ہیں:

> "عہد رسالت اور شیخین (ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) کے زمانے میں نماز جمعہ کا شوق وذوق زیادہ تھا اور مسلمانوں کے مشاغل بھی کم تھے اس طرح تمام مسلمان دوسری اذان سے پہلے مسجد نبوی میں موجود ہوتے تھے تو عام اعلان کی ضرورت نہیں تھی بلکہ حاضرین کو آگاہ کرنے کی ضرورت ہوتی تھی یہی ضرورت ممبر کے ساتھ اذان سے پوری ہوتی تھی اور خلافت عثمانی میں جب مدینہ منورہ کے لوگ زیادہ ہوگئے، بعض صحرائی اور عجمی بھی مدینہ میں مقیم ہوئے۔ لوگوں کے خرید وفروخت کے مشاغل بھی بڑھ گئے۔ جس وقت لوگ عام اعلان کے علاوہ نماز جمعہ کے وقت کو نہیں جانتے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں یہی اذان جو زوال آفتاب کے وقت ہوتی ہے، بڑھادی جسے ایک اونچی جگہ جسے زوراء کہتے تھے وہاں اذان دیتے تھے۔ اس اذان کرنے کا انکار کسی صحابی نے نہیں کیا تو یہ ان (صحابہ کرام) کا اجماع ہوا[24]۔"

علامہ شامیؒ اذان ثانی کے متعلق لکھتے ہیں:

> "حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بہت سے صحابہ کرام کی موجودگی میں زوراء پر اذان ثانی کا آغاز کیا[25]۔"

خلاصہ بحث

مولانا عبید اللہ قندہاری کی پیدائش افغانستان کے صوبہ قندہار میں ۱۳۳۴ھ کو ہوئی، تعلیم وتربیت متحدہ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں ہوئی، تقسیم ہند کے بعد پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ میں رہائش پذیر ہو کر درس وتدریس کا پیشہ اختیار کیا۔ ساری زندگی درس وتدریس اور تالیف میں گزار کر ۲۰۱۶ء کو فوت ہوئے اور اپنے آبائی علاقے قندہار کے علاقہ آئینو مینہ کے قبرستانِ شہداء میں سپرد خاک کئے گئے۔ آپ ایک متقی اور پرہیزگار عالم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم استاد بھی تھے، جنہوں نے لاکھوں کی تعداد میں شاگرد پیدا کئے۔ اسی طرح تمام علوم وفنون پر کمال درجہ مہارت رکھتے تھے، بالخصوص تفسیر، حدیث اور فقہ میں کئی کتابیں بھی تصنیف کیں۔ اپنے علاقے کے معاشرتی اصلاحات میں آپ کلیدی حیثیت کے حامل تھے۔

حواشی وحوالہ جات

1 قندہاری، عبید اللہ، پشتو شرح قدوری ۱: ۳۲۳، مکتبۃ القرآۃ والتجوید (س-ن)

2 انٹرویو، مولانا نور احمد، پوتا مولانا عبید اللہ دیوبندی

3 پشتو شرح قدوری ۱: ۳۲۳

4 انٹرویو، مولانا نور احمد، پوتا مولانا عبید اللہ دیوبندی

5 پشتو شرح قدوری ۱: ۳۲۳

6 ایضا ۱: ۳۲۴

7 ایضا ۲: ۲۲۹

8 ایضا ۲: ۲۸۰

9 ایضا ۱: ۳۲۳

10 ایضا ۱: ۳۲۴

11 ایضا ۱: ۳۲۵

12 ایضا ۱: ۳۲۷

13 پشتو شرح شروط الصلوٰۃ: ۳۷

14 سورۃ النساء ۴ : ۵۹

15 اسلامیات اختیاری، بی اے، کوڈ نمبر ۴۳۷، یونٹ نمبر ۱-۱۸

16 پشتو شرح قدوری ۱: ۲۵

17 ایضا ۲: ۸۷

18 الافغانی، شمس الحق، معین القضاۃ والمفتین: ۹۰، مادہ (۵۰۸)، اکوڑہ خٹک، مکتبہ رشیدیہ، ۲۰۰۹ء

19 السرخسی، محمد بن احمد، المبسوط ۹: ۳۶، بیروت، دار المعرفۃ، ۱۴۱۴ھ

20 تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ۳: ۱۶۳

21 پشتو شرح کنز الدقائق ۲: ۳۲

22 برہان الدین، محمود بن أحمد، المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی فقہ الإمام أبی حنیفہ ۲: ۲۹، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ

23 الزحیلی، ڈاکٹر وہبۃ بن مصطفی، الفقہ الاسلامی وأدلتہ ۲: ۱۳۵۴، دمشق، دار الفکر، ۱۴۱۳ھ

24 پشتو شرح نور الایضاح ۳: ۵۷

25 رد المحتار علی الدر المختار ۲: ۱۶۱